روٴیا نمبر ۳۹۰:

سیدنا محمودؓ کی آمد ثانی اور سربراہان جماعت کی بغاوت کو فرو کرنا

-390-

26 مارچ 46ء

فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں گھوڑے پہ سوار ہوں چھ سات اور آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہیں وہ جرنیل معلوم ہوتے ہیں اور کسی احمدی لشکر کی کمان کرتے معلوم ہوتے ہیں مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صداقت کے رستہ سے بھٹک گئے ہیں اور ان راہوں سے دور جا پڑے ہیں جس پر میں نے جماعت

300

کو پختہ کیا ہے اور جماعت کو غلط راستے پر چلا رہے ہیں میں نے ان کو نصیحت کی۔ وہ مجھے پہچان گئے ہیں لیکن میری دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی آئندہ زمانہ ہے صدیوں بعد کا۔ میں گویا دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آیا ہوں۔) اسی بحث مباحثہ میں انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کر دیں تا لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ میری تعلیم کیا تھی اور وہ لوگوں کو کدھر لے گئے ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے جو بہت لمبی ہے۔ عام تلوار سے دو تین گنے لمبی۔ مگر میں اسے نہایت آسانی سے چلا رہا ہوں ہم سب ایک خاص سمت کی طرف گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں - لڑتے بھی جاتے ہیں مگر وہ کئی ہیں لیکن میں ان کا مقابلہ خوب کر رہا ہوں اور ان کے کندھوں پر میں نے کئی کاری ضربیں لگائی ہیں۔ بعض پھسلتی ہوئی ضربیں میرے جسم پر بھی لگی ہیں لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی طرح لڑتے لڑتے ہم ایک مکان کے پاس پہنچے اور گھوڑوں سے اتر کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اس مکان کے باہر احمدی لشکر کا ایک حصہ کھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اس مکان پر پہنچ کر ان لوگوں کو پھر سمجھانا شروع کیا اور بتایا کہ اسلام کی صحیح تعبیر وہ نہیں جو وہ کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ اس راہ سے دور چلے گئے ہیں جس پر میں نے انہیں ڈالا

تھا اور چونکہ تشریح کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا۔ ان کا رویہ نادرست ہے اور ان کو توجہ کرنی چاہیے مگر اس تمام تقریر کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا اور وہ اپنی ضد پر مصر رہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری بات ماننے میں اپنی لیڈری کو خطرہ میں پاتے ہیں اور اس لئے اپنی ضد پر پختہ ہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ .اب جبکہ وہ ایک نئے طریق پر جماعت کو ڈال چکے ہیں مجھے بھی ان کی بات مان کر اس کی تصدیق کر دینی چاہئے جب میں سمجھا کر تھک گیا تو میں نے ایک دروازہ جو صحن کی طرف کھلتا ہے اور اس جہت کے مخالف ہے جس طرف لوگ بیٹھے تھے کھولا اور اس ارادہ سے نکلا کہ میں اب خود جماعت سے خطاب کروں گا جب میں نے وہ دروازہ کھولا تو اپنی طرف کا دروازہ جلدی سے ان لوگوں نے کھول دیا اور باہر کھڑی ہوئی فوج کو حکم دیا کہ مجھے قتل کر دیں جب میں دروازہ کھول کر نکلا تو میں نے دیکھا کہ مکان کی کرسی اونچی ہے اور صحن تک چار پانچ سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے اور سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی پردہ کی دیوار ہے جس کے ساتھ فوج قطار در قطار صحن میں کھڑی ہے اور ان کا سینہ تک کا جسم دیوار پر سے نظر آتا ہے اور پوری طرح مسلح ہے۔ جس وقت میں نکلا تو اس وقت یوں معلوم ہوا کہ تین چار آدمی میرے ساتھ بھی ہیں میں نے ایک دو سیڑھی اتر کر فوج کی طرف منہ کیا اس وقت دیوار کے ساتھ کی قطار نے میری طرف منہ کیا اور ان جرنیلوں کے

حکم کے ماتحت مجھ پر حملہ کرنا چاہا اس وقت میں نے سینہ تان دیا اور ان لوگوں سے کہا۔ سپاہیو۔ تمہارا اصل کمانڈر میں ہوں (میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ میں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اس لئے میں اپنا تعارف ان سے کرا دوں۔ تا کہ وہ سمجھ جائیں کہ میں کون ہوں۔) کیا تم اپنے کمانڈر پر حملہ کرنے کی جرات کرو گے۔ اس سے سپاہی کچھ گھبرا سے گئے اور حملہ میں متردد ہو گئے مگر دوسری طرف سے ان کے جرنیل انکو **انگیخت** کرتے چلے گئے تب میں نے اپنے دو تین ساتھیوں سے کہا کہ وہ نعرۂ تکبیر بلند کریں۔ انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگایا لیکن فوج کے ہجوم اور آوازوں کی بھنبھناہٹ کی وجہ سے آواز میں گونج نہیں پیدا ہوئی۔ پھر بھی کچھ لوگ متاثر ہوئے اس پر میں نے کہا کہ سپاہیو۔ میں تمہارا کمانڈر ہوں۔ تمہارا فرض ہے کہ میری اطاعت کرو۔ اور میرے پیچھے چلو تب میں نے ان سے کچھ اور چہروں پر شناخت اور اطاعت کا اثر دیکھا اور ان سے کہا کہ بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگاؤ اور پھر اپنی عادت کے خلاف نہایت بلند آواز سے پکارا۔ اللہ اکبر۔ جب میں نے یہ نعرہ لگایا تو گویا ساری فوج کے دل دہل گئے اور سب نے نہایت زور سے گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح اللہ اکبر کہا اور ساری فضا نعروں سے گونج گئی تب میں نے انہیں کہا میرے پیچھے چلے آؤ اور خود آگے کو چل پڑا اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام فوج میرے پیچھے قطاریں باندھ کر چل پڑی۔ اس وقت ان میں جوانی اور رعنائی اپنی پوری طاقت

پر معلوم ہوتی ہے۔ ان کے بھاری قدم جو وہ جوش سے زمین پر مارتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زمین کو ہلا رہے ہیں اور زمین پر ایک کامل سکوت کے درمیان اس فوج کے قدموں کی آواز جو میرے پیچھے چلی آ رہی تھی عجیب موسیقی سی پیدا کر رہی تھی۔ میں سڑک پر ان کو ساتھ لئے ہوئے چلا گیا۔ یہ سڑک ایک ٹیلے کے گرد خم کھا کر گزرتی تھی جب اس ٹیلے کے پاس سے وہ سڑک مڑی تو میں نے دیکھا کہ کوئی ڈیڑھ منزل کے قریب بلندی پر ایک وسیع کمرہ ہے اور اس کے اندر بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے اور وہ بھی احمدی فوج کے آدمی ہیں اور گویا اسی جھگڑے کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں میرے ہمراہیوں میں سے ایک شخص دوڑ کر اوپر چڑھ گیا اور اوپر جا کر جوان کا افسر دروازہ پر کھڑا تھا اسے اس نے سمجھانا شروع کر دیا کہ یہ جماعت کے کمانڈر ہیں اور انہوں نے جرنیلوں کی غلطی کی وجہ سے خود کمان سنبھال لی ہے اور گویا دوبارہ دنیا میں آگئے ہیں۔ وہ شخص جسے میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم سیالکوٹی ہیں (ڈاکٹر میجر شاہ نواز صاحب کے والد) اس سے کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ درست ہے تو ہمیں پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے ساتھی کو روکا اور چوہدری صاحب سے کہا کہ افسر میں ہوں۔ یہ میرا کام ہے کہ بتاؤں کہ کب اور کس طرح اطلاع

دی جائے (اس وقت میں نے جرنیلوں سے جھگڑے کی تفصیل سے بچنے کے لئے مختصر جواب دیا ہے) پھر کہا کہ میں سیالکوٹ جا رہا ہوں وہاں ہمارے کچھ دوست ہیں آپ لوگ بھی اس فوج میں آ ملیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اس پر فوری رضامندی کا اظہار کیا اور کمرہ میں ٹھہری ہوئی فوج کو چلنے کا حکم دیا تب میں اس فوج کے پیچھے چل پڑا جو میرے ساتھ تھی اور جسے میں نے گفتگو کے وقت آگے چلنے کا حکم دے دیا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک اور فوج بھی مجھ سے آ ملی ہے اور پہلی فوج اور بعد میں آنے والی فوج کے درمیان میں چلا جا رہا ہوں اور سیالکوٹ کی فوج کا انتظار کرتا جاتا ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال ہے کہ اس فتنہ و فساد سے محفوظ ہونے یا محفوظ ہو جانے کی صلاحیت سیالکوٹ کی اس احمدی فوج میں ہے جو سیالکوٹ میں ہے اور میں جب وہاں پہنچ جاؤں گا تو ان کی مدد سے اس فتنہ کو دور کردوں گا۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:

اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے آئندہ کسی زمانہ میں ایک فتنہ کے وقت سیالکوٹ کو پھر وقت کے امام کا ساتھ دینے کی اور اس کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملے گی اور کسی ایسے وجود کو جو مجھ سے ہوگا اور مجھ میں ہو کر خدا تعالیٰ کا فضل پائیگا اس فتنہ کے استیصال کی توفیق ملے گی۔

عجیب بات ہے کہ کوئی پندرہ سولہ سال یا زیادہ کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی دیکھا تھا کہ دنیا میں فتنہ پیدا ہو گیا ہے اور میں اسے دور کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اور

توحید پر تقریر کر رہا ہوں اور لوگ میری بات کو مان رہے ہیں اس وقت خواب ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک سو ستائیس سال کا ہے اس کی تعبیر اس وقت ظاہر نہیں۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دعویٰ سے ایک سو ستائیس سال بعد یا اگلی ہجری یا مسیحی صدی کا ستائیسواں سال اس سے مراد ہو۔ غرض اس کی تشریح معین نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے وقت پر ظاہر فرما دیگا۔

الفضل 3 اپریل 46ء صفحہ 4 - 3

نوٹ: رویا بالا کے مصداق دعویدار چوہدری غلام احمد محمود ثانی ہیں۔